Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم اتوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۱۹ ربیع الثانی ۱۳۹۴ھ ۱۲ ہجرت ۱۳۵۳ ہش ۱۲ مئی ۱۹۷۴ء | نمبر ۱۰۵

امراء جماعتہائے احمدیہ کے نام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا نہایت ضروری ارشاد

مخلصینِ جماعت "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" میں اُسی محبت، اخلاص، جوش اور ولولہ کے ساتھ ادائیگی شروع کر دیں جس محبت، اخلاص، جوش اور ولولہ کے ساتھ انہوں نے وعدے لکھوائے ہیں

گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقع پر مَیں نے "صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ" جماعت کے سامنے رکھا تھا اور اس عظیم منصوبہ کو جسے غلبۂ اسلام کیلئے بنایا گیا ہے پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے مَیں نے "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کی بھی تحریک کی تھی۔ مَیں نے جماعت کے مخلصین سے مطالبہ کیا تھا کہ وہ اس مد میں اڑھائی کروڑ روپیہ سولہ سال کے عرصہ میں جمع کریں اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ پر جو سب قدرتوں کا مالک ہے توکّل کرتے ہوئے یہ اعلان بھی کر دیا تھا کہ انشاء اللہ یہ رقم پانچ کروڑ تک پہنچ جائے گی اور اللہ تعالیٰ کے بے انتہاء فضلوں کو دیکھتے ہوئے بعد میں ایک خطبہ جمعہ میں کہا تھا کہ یہ رقم نو کروڑ تک پہنچ جائے گی۔

وعدوں کے بھجوانے کے لئے مَیں نے مجلس مشاورت ۱۹۷۴ء تک کی میعاد رکھی تھی الحمدللہ کہ مجلس مشاورت تک وعدے ۹,۵۴,۴۸,۶۰۹ تک پہنچ گئے۔ ابھی تک وعدے آرہے ہیں۔ اور مَیں بڑی خوشی سے آپ کو یہ اطلاع دے رہا ہوں کہ اس چٹھی کے لکھے جانے کے وقت یہ رقم ۱۰,۲۴,۴۷,۳۴۴ ہو گئی ہے اور ہر روز اس میں اضافہ ہو رہا ہے، ثم الحمدللہ۔

وعدوں کا کام قریباً مکمل ہو چکا ہے اب ان رقوم کی بروقت وصولی کا سوال ہے۔ فروری ۱۹۷۵ء تک ہم نے وعدوں کا ۱/۸ ضرور انشاء اللہ وصول کرنا ہے۔

آپ تمام مخلصینِ جماعت تک میرا یہ پیغام پہنچا دیں کہ جس محبت، اخلاص، جوش اور ولولہ کے ساتھ آپ نے وعدے لکھوائے ہیں اُسی محبت، اخلاص، جوش اور ولولہ کے ساتھ ادائیگی شروع کر دیں اور بروقت ادائیگی کرتے چلے جائیں۔ کام شروع ہو چکا ہے اور روپیہ کی ضرورت ہے اپنے حلقوں کی وصولیوں کی رپورٹ مجھے براہِ راست بھجواتے رہیں تاکہ دعا ہوتی رہے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کا حافظ و ناصر ہو اور غلبۂ اسلام کی مہم میں ہم سب کو مل کر کام کرنے اور ساری ذمہ داریوں کو کماحقہٗ سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

والسلام

مرزا ناصر احمد

خلیفۃ المسیح الثالث

۸ ہجرت ۱۳۵۳ ہش

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۱ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

"گرمی کا اثر ابھی چل رہا ہے۔ روزانہ شام کو سر میں گرانی اور چکروں کی تکلیف ہو جاتی ہے۔"

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۱۱ ہجرت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت ناساز ہے احباب جماعت بالالتزام دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین

محترم نواب زادہ محمد احمد خان صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بغرض علاج لاہور تشریف لے گئے ہیں۔ احباب جماعت درد و الحاح سے دعائیں کریں کہ شافیٔ مطلق آپ کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے اور آپ صحت یاب ہو کر بخیر و عافیت واپس تشریف لائیں۔ آمین

ربوہ ۱۱ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کل مسجد اقصیٰ میں نمازِ جمعہ پڑھائی۔ نماز سے قبل خطبہ جمعہ میں حضور نے واضح فرمایا کہ انسان اس فانی دُنیا میں کمایا ہوا فانی مال خدا تعالیٰ کی راہ میں پیش کرتا ہے اس کے بدلہ میں خدا تعالیٰ اسے وہ رزق عطا کرتا ہے جو لافانی، دائمی اور ہمیشہ قائم رہنے والا ہے کیونکہ اس کا سلسلہ اگلے جہان میں بھی چلتا چلا جاتا ہے اور کبھی ختم نہیں ہوتا۔ وہ خود ہی اپنے بندوں کو قربانی کی توفیق دیتا ہے اور پھر خود ہی انہیں دائمی طور پر اجرِ بے حساب سے نوازتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے بموجب جماعتِ احمدیہ کو جس بشاشت کے ساتھ قربانیاں پیش کرنے کی توفیق عطا فرما رہا ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے اس امر پر خدا تعالیٰ کا خاص شکر ادا کیا کہ ۵ اپریل تک صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ میں ۶½ لاکھ روپے کی کمی تھی گزشتہ ایک ماہ کے عرصہ میں احبابِ جماعت نے نہ صرف یہ ۶½ لاکھ روپے ادا کئے بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۳½ لاکھ روپے مزید بھی ادا کر دکھائے اس طرح بجٹ کے مقابلہ میں ۸ فیصد وصولی زیادہ ہوئی۔ حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے اس فضل اور احسان پر ہمارے سر اُسکے آستانہ پر ہمیشہ جھکے رہنے چاہئیں اور ہمیں عاجزی اور فروتنی کے ساتھ اس سے دعائیں مانگنی چاہئیں کہ وہ ہمیں ہمیشہ ہی اس دنیا کے فانی مال خدا کی راہ میں پیش کرنے کی توفیق عطا فرماتا اور محض اپنے فضل سے لازوال رزق سے متمتع فرماتا چلا جائے یہاں تک کہ غلبۂ اسلام کے دن کو ہم اپنی زندگی میں ہی اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۲ / ہجرت ۱۳۵۳ ہش

تُندیٔ بادِ مخالف اور اس کی علّتِ غائی

ابتلاؤں اور آزمائشوں کا آنا مومنوں کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ اس کے دو فائدے ہوتے ہیں۔ اوّل یہ کہ حقیقی مومنوں اور نام کے مومنوں میں امتیاز ہو جاتا ہے۔ جو نام کے مومن ہوتے ہیں ابتلاء کے ذریعہ وہ حقیقی مومنوں سے الگ کر دیئے جاتے ہیں۔

دوسرے یہ کہ جو حقیقی مومن ہوتے ہیں وہ ایمان میں اور زیادہ پختہ ہو کر اطاعت اور تسلیم و رضاء میں اور زیادہ ترقی کرتے چلے جاتے ہیں۔ اسی لئے حقیقی مومنوں کیساتھ آزمائشوں کا سلسلہ بھی ضرور ہوتا ہے اور اگر یہ نہ ہو تو ایمان کی ترقی پذیر کیفیت باقی نہیں رہتی بلکہ انحطاط شروع ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے حقیقی مومن ابتلاء کو کبھی برا نہیں جانتے۔ وہ ابتلاؤں کو ترقی کا ذریعہ سمجھتے ہوئے ان کا خیر مقدم کرتے ہیں۔

جہاں تک ابتلاؤں کے ذریعہ حقیقی مومنوں اور نام کے مومنوں میں امتیاز ہونے کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ○ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ فَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰہُ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَلَیَعْلَمَنَّ الْکٰذِبِیْنَ ○ (العنکبوت آیات ۳،۴)

ترجمہ:۔ کیا اس زمانہ کے لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ان کا یہ کہہ دینا کہ ہم ایمان لے آئے ہیں کافی ہوگا اور وہ چھوڑ دیئے جائیں گے اور انکو آزمایا نہ جائے گا؟ حالانکہ جو لوگ ان سے پہلے گزر چکے ہیں ان کو ہم نے آزمایا تھا (اور اب بھی ایسا ہی ہوگا)۔ سو اللہ (آزمائشوں کے ذریعہ) ظاہر کر دے گا اُن کو بھی جنہوں نے سچ بولا اور ان کو بھی جنہوں نے جھوٹ بولا۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ ابتلاؤں کے ذریعہ ان لوگوں کو جو اپنے دعویٰ ایمان میں جھوٹے ہوتے ہیں ان لوگوں سے جو اپنے دعویٰ ایمان میں سچے ہوتے ہیں الگ کر دیتا ہے۔ اس طرح جھوٹے اور کمزور لوگوں کا الگ ہو جانا حقیقی مومنوں کے لئے تقویت کا موجب بنتا ہے اور وہ خطرات سے محفوظ ہو کر ترقی کرتے چلے جاتے ہیں۔

اسی طرح جہاں تک اس امر کا تعلق ہے کہ آزمائشیں مومنوں کے لئے ایمان کو بڑھانے اور اسے اور زیادہ پختہ کرنے کا موجب ہوتی ہیں اور اسی لئے خدا تعالےٰ آزمائشوں کے ذریعہ مومنوں کو ترقیات پر ترقیات عطا فرماتا چلا جاتا ہے اسے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پیش آنے والے واقعات کے ذریعہ واضح کیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے خود موسیٰ علیہ السلام کو مخاطب کر کے انہیں یہ یاد دلایا کہ شروع ہی سے ان پر جو آزمائشیں آئیں اور آتی ہی چلی گئیں وہ ان کے لئے ترقی ایمان اور ترقی مدارج کا موجب ہوئیں۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

وَفَتَنّٰکَ فُتُوْنًا فَلَبِثْتَ سِنِیْنَ فِیْٓ اَھْلِ مَدْیَنَ ثُمَّ جِئْتَ عَلٰی قَدَرٍ یّٰمُوْسٰی ○ وَاصْطَنَعْتُکَ لِنَفْسِیْ ○ (طٰہٰ آیت ۴۱،۴۲)

ترجمہ:۔ اور ہم نے تجھ کو اور کئی امتحانوں میں ڈال کر اچھی طرح آزمایا (جسکے بعد) تو کئی سال مدین کے لوگوں میں رہا۔ پھر اے موسیٰ (ہوتے ہوتے) تو اس عمر کو پہنچ گیا جو ہمارے کام کے قابل ہوتی ہے اور میں نے تجھ کو اپنی ذات کے لئے (روحانی ترقی دیتے دیتے) تیار کیا۔

پھر ابتلاؤں کا سلسلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کیلئے کس طرح ازدیاد و تقویتِ ایمان کا موجب بنا اس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے جنگ احزاب کے موقع پر پیش آنے والے واقعات کے ضمن میں کیا ہے۔ یہ وہ موقع تھا جب کفار کے لشکر پہاڑی کی طرف سے بھی اور نشیب کی طرف سے بھی حملہ آور ہوئے تھے۔ اُسوقت اتنا شدید خطرہ پیدا ہوگیا تھا کہ بہت سے کمزور ایمان لوگوں کی آنکھیں گھبرا کر ٹیڑھی ہوگئی تھیں اور انکے دل دھڑکتے ہوئے حلق تک آگئے تھے اور وہ اللہ تعالیٰ کے متعلق شکوک میں مبتلا ہو گئے تھے۔ وہ ایک ایسا شدید ابتلاء تھا کہ مسلمان ایک دفعہ تو ہل کر رہ گئے تھے۔ اس موقع پر بھی (جیساکہ ہر ابتلاء کے وقت ایسا ہی ہوتا ہے) منافقوں اور حقیقی مومنوں کی طرف سے یکسر متضاد ردّ عمل کا اظہار ہوا۔ اللہ تعالیٰ منافقوں اور روحانی مرض میں مبتلا لوگوں کے ردّ عمل کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَاِذْ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِھِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗٓ اِلَّا غُرُوْرًا ○ (الاحزاب آیت ۱۳)

ترجمہ:۔ اور (اُسوقت کو بھی یاد کرو) جبکہ منافق اور جن لوگوں کے دلوں میں بیماری تھی کہنے لگ گئے تھے کہ اللہ اور اُس کے رسول نے ہم سے صرف ایک جھوٹا وعدہ کیا تھا۔

اس کے بالمقابل حقیقی مومنوں کی طرف سے جس ردِّ عمل کا اظہار ہوا اس کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ قَالُوْا ھٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَصَدَقَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَمَا زَادَھُمْ اِلَّآ اِیْمَانًا وَّتَسْلِیْمًا ○ (الاحزاب آیت ۲۳)

ترجمہ:۔ چنانچہ (دیکھو) جب حقیقی مومنوں نے حملہ آور لشکروں کو دیکھا تو کہا یہ وہی لشکر ہیں جن کا اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور اللہ اور اس کے رسول نے بالکل سچ کہا تھا اور ان کو اس واقعہ نے ایمان اور اطاعت میں اور بھی بڑھا دیا۔

اس سے ظاہر ہے جہاں ابتلاء اور آزمائشیں حقیقی مومنوں اور نام کے مومنوں میں فرق ظاہر کرنے کے لئے آتے ہیں وہاں ان کے ذریعہ سے مومنوں کا ایمان اور زیادہ پختہ ہو کر انہیں اور بھی زیادہ سابق بالخیرات بنانے کا موجب بنتا ہے۔ چونکہ ابتلاء اور آزمائشیں مومنوں کے لئے ترقی کا ذریعہ ہوتی ہیں اس لئے حقیقی مومن آزمائشوں کے وارد ہونے پر کبھی برا نہیں مناتے بلکہ وہ انہیں اُس تُندیٔ بادِ مخالف کے مترادف سمجھتے ہیں جو عقاب کو اور زیادہ اُونچا اُڑا کر اسے انتہائی بلندیوں میں محوِ پرواز کرنے کا موجب بنتی ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:۔

"اگر کوئی ابتلاء آوے تو گھبرانا نہیں چاہیئے۔ ابتلاء مومن کے ایمان کو مضبوط کرنے کا ایک ذریعہ ہوتا ہے کیونکہ اُس وقت رُوح میں عجز و نیاز اور دل میں ایک سوزش اور جلن پیدا ہوتی ہے جس سے وہ خدا تعالےٰ کی طرف رجوع کرتا ہے اور اس کے آستانہ پر پانی کی طرح گداز ہو کر بہتا ہے۔ ایمان کامل کا مزا ہمّ و غم ہی کے دنوں میں آتا ہے۔" (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۳۶)

پیغام دے رہے ہیں یہ شمس و قمر تجھے!

دائم فریب دیتی ہے تیری نظر تُجھے
مِل جائے کاش چشمِ حقیقت نگر تجھے

ساری نشانیاں تری آنکھوں نے دیکھ لیں
اہلِ نشان ہے کہ نہ آیا نظر تجھے

"آنا تھا جس نے وہ تو کبھی کا ہے آچُکا"
پیغام دے رہے ہیں یہ شمس و قمر تجھے

"دامانِ حق بگیر و غنیمت شمار عُمر"
جانا ہے ایک دن یہ جہاں چھوڑ کر تجھے

اِک لحظہ غور اس پہ بھی اے "صاحبِ خرد"
کچھ کہہ گیا ہے شاعرِ آشفتہ سر تجھے!

(ریٹائرڈ میجر محمود الحسن رحمن آبادی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

والدین کی خدمت۔ اسلام کا ایک تاکیدی حکم

محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ

گذشتہ دنوں اخبارات میں یہ خبر نظر سے گذری کہ یورپ کے ایک مفکر نے موجودہ مادر پدر آزادی اور عزت کے ساتھ تباہی کی طرف لے جانے والی اخلاقی گراوٹ پر اظہار تشویش کرتے ہوئے روحانی اور مذہبی اقدار کے از سر نو احیاء کی ضرورت پر زور دیا اور اس ضمن میں ماں باپ اور اولاد کے درمیان بڑھتی ہوئی منافرت کی بھی نشاندہی کی جو اخلاقی پستی اور تنزل کا ایک اہم سبب ہے۔ بلاشبہ یہ تجزیہ درست اور صحیح ہے لیکن تعجب اور حیرت کا مقام یہ ہے کہ یورپ کا ایک مفکر تو مادر پدر آزاد ماحول میں رہنے کے باوجود صحیح نتیجہ پر پہنچ گیا مگر اس کے بالمقابل ہمارے ہاں ایسے کوتاہ اندیش اصحاب کی کمی نہیں ہے جو یورپ کی تقلید کے جوش میں اپنی پاک مذہبی روایات اور اخلاقی اور روحانی اقدار کو پامال کرنے میں ذرا بھی جھجک محسوس نہیں کرتے اور اپنی اولادوں کو شتر بے مہار کی طرح کھلا چھوڑنے کو اور اس کے نتیجے میں خود اپنی توہین کرانے میں بھی کوئی باک محسوس نہیں کرتے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

حق یہ ہے کہ یورپ کے مفکرین سالہا سال کے تلخ تجربات کے بعد اور اخلاقی تباہی و بربادی کے مہیب نتائج کو مشاہدہ کرنے کے بعد آج جس نتیجہ پر پہنچ رہے ہیں اسلام نے آج سے چودہ سو برس پہلے ہی اپنی پاک تعلیم میں ان امور کو پوری طرح ملحوظ رکھا اور ایسی تعلیم ہمارے سامنے پیش کی جس پر چلکر ہم ہر قسم کے خطرات اور بے راہ روی سے محفوظ و مصئون ہو سکتے ہیں۔ مگر افسوس کہ اسلام کے نام لیواؤں میں سے اکثر نے اس تعلیم کو پس پشت پھینک دیا ہے نتیجہ یہ ہے کہ آج مسلمانوں کی اکثریت بھی انہیں اخلاقی برائیوں اور تباہ کاریوں میں مبتلا ہے جن پر یورپ کے مفکرین فکر اور تشویش کا اظہار کر رہے ہیں۔ اسلام کی پاک تعلیم کا ایک اہم حصہ ماں باپ کی عزت و احترام کے قیام اور ان کے حقوق کی ادائیگی پر مشتمل ہے یہ تعلیم ہر لحاظ سے اپنے اندر پوری طرح جامعیت رکھتی ہے

اسلام ایک طرف والدین کو تاکید کرتا ہے کہ "اکرموا اولادکم" یعنی اپنی اولاد کی عزت کرو اور اس کی عزت نفس کے احترام کا خیال رکھو اور دوسری طرف اولاد کو بار بار اور مختلف پیرایوں میں یہ نصیحت کرتا ہے کہ دیکھنا! والدین کی خدمت اور اطاعت سے کبھی غافل نہ ہونا کیونکہ ایک بہت بڑا گناہ ہے جو انجام کار پورے معاشرہ کو متاثر کرتا ہے اور بنی نوع انسان کو تباہی کی طرف لے جاتا ہے۔

اسلام میں والدین کی خدمت اور اطاعت کو کیسی اہمیت حاصل ہے اس کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ قرآن پاک بار بار والدین کی خدمت کی تاکید کرتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وبالوالدین احسانا وذی القربیٰ والیتمیٰ (البقرہ)

یعنی ماں باپ کے ساتھ ہمیشہ حسن سلوک سے پیش آؤ اور اسی طرح دیگر رشتہ داروں یتیموں اور محتاجوں سے بھی!

پھر فرماتا ہے وقضیٰ ربک الا تعبدوا الا ایاہ وبالوالدین احسانا (بنی اسرائیل)

یعنی اے لوگو! خدا تعالیٰ نے تمہیں یہ قطعی حکم دیا ہے کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا اور اپنے والدین کے ساتھ ہمیشہ حسن سلوک سے پیش آنا

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اما یبلغن عندک الکبر
احدھما او کلٰھما فلا
تقل لھما اف ولا تنھرھما
وقل لھما قولا کریما
(بنی اسرائیل)

یعنی اگر والدین میں سے ایک یا دونوں تیرے سامنے بڑھاپے تک پہنچ جائیں تو دیکھنا ان کے آگے اُف تک نہ کرنا اور نہ ان کو کبھی جھڑکنا ان سے جو بھی کہو ادب و احترام سے کہنا و سننا

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ووصینا الانسان
بوالدیہ حسنا
(عنکبوت)

یعنی ہم نے بنی نوع انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک اور برتاؤ کرنے کا حکم دیا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی پاک تعلیم اور اپنے پاک عملی نمونہ سے والدین کی عزت و احترام کو قائم کیا اور یہاں تک فرمایا کہ

سب سے بڑا گناہ خدا تعالیٰ کا شرک ہے اور دوسرے نمبر پر سب سے بڑا گناہ والدین کی طرف سے غفلت برتنا ہے۔ (بخاری)

ایک دوسری حدیث میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ماں باپ کی خوشی میں خدا کی خوشی ہوتی ہے اور ماں باپ کی ناراضگی میں دراصل خدا کی ناراضگی ہے ایک اور موقع پر حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

وہ شخص بڑا ہی بدقسمت ہے جس نے اپنے ماں اور باپ کے بڑھاپے کا زمانہ پایا مگر پھر بھی اس نے ان کی خدمت کر کے اپنے لئے جنت کا دروازہ نہ کھولا

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک اسوہ حسنہ بھی اس بارہ میں ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ حضور کی رضاعی والدہ (حقیقی والدہ تو بچپن میں فوت ہو گئی تھیں) ملنے کے لئے آئیں آپ انہیں دیکھتے ہی بے ساختہ "میری ماں "میری ماں" فرماتے ہوئے ان کی طرف لپکے اور انہیں چادر بچھا کر بڑی عزت و احترام کے ساتھ بٹھایا۔ دراصل حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس پاک نمونہ سے قرآن پاک کے اس ارشاد پر عمل فرمایا جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم اپنے ماں باپ کے سامنے عاجزی اور انکساری کے بازوؤں کو محبت اور رحمت کے ساتھ جھکائے رکھو اور ان کے لئے ہمیشہ یہ دعا کرتے رہو کہ جس طرح انہوں نے میرے بچپن میں جبکہ میں بے سہارا تھا مجھے شفقت کے ساتھ پالا۔ اے خدا تو بھی ان کے بڑھاپے میں ان پر شفقت اور رحم کی نظر رکھ!

اس زمانہ میں اسلامی اقدار کے احیاء اور تجدید کے لئے اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو قائم کیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے لہذا جماعت احمدیہ کے احباب پر بطور خاص یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ جہاں وہ دیگر تمام اسلامی اقدار کو اپنے عملی نمونہ کے ساتھ قائم کرنے کی کوشش کریں وہاں وہ والدین کی خدمت و اطاعت کے بارہ میں بھی اسلام کی تعلیم پر پوری طرح عمل کریں اور اگر کسی جگہ بھی اپنے کسی احمدی بھائی میں اس بارہ میں کوئی کمزوری دیکھیں تو نہایت شفقت اور حکمت کے ساتھ اسے سمجھانے کی کوشش کریں تاکہ ہم پورے یقین کے ساتھ یہ کہہ سکیں کہ احمدی جماعت کے افراد نے جہاں دیگر تمام اسلامی اقدار کو اس زمانہ میں از سر نو قائم کیا ہے اسی طرح والدین کی خدمت و اطاعت اور ان کے حقوق کی ادائیگی کے بارہ میں بھی اسلامی تعلیم کا عملی نمونہ قائم کر دکھایا ہے۔ یہ دیکھ کر بہت افسوس ہوتا ہے کہ بعض اوقات احمدی گھرانوں میں بھی یہ شکایت پیدا ہو جاتی ہے کہ ان میں والدین کی خدمت اور ان کے عزت و احترام کو پوری طرح ملحوظ نہیں رکھا۔ حالانکہ ہماری جماعت میں کوئی ایک فرد بھی ایسا نہیں ہونا چاہئیے جو اس سلسلے میں کمزوری اور غفلت کا شکار رہے۔

اس زمانہ کے مامور اور مہدی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی والدین کی خدمت کے متعلق اسلامی تعلیم پر عمل کرنے کی خاص طور پر تاکید فرمائی ہے اور بار بار اور مختلف پیرایوں میں احمدی نوجوانوں کو سمجھایا ہے کہ وہ کبھی والدین کی خدمت اور اطاعت میں غفلت سے کام نہ لیں۔ حضور علیہ السلام کے چند ایک تاکیدی ارشادات درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

(۱) ایک احمدی نے خط کے ذریعہ حضور علیہ السلام سے دریافت کیا کہ میری والدہ میری بیوی سے ناراض ہیں اور مجھے طلاق کے واسطے حکم دیتی ہیں۔ مگر مجھے میری بیوی سے کوئی تکلیف نہیں ہے۔ میرے لئے حضور کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضور نے ارشاد فرمایا۔

"والدہ کا حق بہت بڑا ہے اور اس کی اطاعت فرض ہے مگر پہلے دریافت کرنا چاہیئے کہ آیا اس کی ناراضگی کی تہ میں کوئی اور بات تو نہیں ہے جو خدا کے حکم کے بموجب والدہ کی ایسی اطاعت سے بری الذمہ کرتی ہو۔۔۔ اگر کوئی ایسا مشروع امر ممنوع نہیں ہے تو پھر وہ واجب الطلاق ہے والدہ کی ناراضگی بیٹے کی بیوی سے بے وجہ نہیں ہوا کرتی سب سے زیادہ خواہش مند بیٹے کے گھر کی آبادی کی والدہ ہی ہوتی ہے ۔۔۔ تو بھلا اس سے ایسی امید وہم میں بھی آسکتی ہے کہ وہ بے جا طور پر اپنے بیٹے کی بیوی سے لڑے جھگڑے اور خانہ بربادی چاہے ایسے لڑائی جھگڑوں میں عموماً دیکھا گیا ہے کہ والدہ ہی حق بجانب ہوتی ہے۔ ایسے بیٹے کی بھی یہ نادانی اور حماقت ہے کہ وہ کہتا ہے کہ والدہ تو ناراض ہے مگر میں ناراض نہیں ہوں جب اسکی والدہ ناراض ہے تو وہ کیوں ایسی بے ادبی کے الفاظ بولتا ہے کہ میں ناراض نہیں ہوں"

(ملفوظات جلد دہم ۱۹۲)

قرآن شریف جہاں والدین کی فرمانبرداری اور خدمت گذاری کا حکم دیتا ہے وہاں یہ بھی فرماتا ہے کہ۔ ربکم اعلم بما فی نفوسکم ان تکونوا صالحین فانہ کان للاوابین غفورًا۔

(بنی اسرائیل رکوع ۳)

اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اگر تم صالح ہو تو وہ اپنی طرف جھکنے والوں کے واسطے غفور ہے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بھی ایسے مشکلات پیش آگئے تھے کہ دینی مجبوریوں کی وجہ سے انکے والدین سے نزاع ہو گئی تھی بہرحال تم اپنی طرف سے انکی خیریت پسند خبرگیری کے واسطے ہر وقت تیار رہو جب بھی کوئی موقع ملے اسے ہاتھ سے نہ دو۔۔۔ پس خدا تعالیٰ کو مقدم کر دار اپنی طرف سے والدین کے حقوق ادا کرنے کی کوشش میں لگے رہو۔ اور ان کے حق میں دعا کرتے رہو اور صحت نیت کا خیال رکھو۔

(ملفوظات جلد دہم ص ۱۷۱)

"پہلی حالت انسان کی نیک بختی کی یہ ہے کہ والدہ کی عزت کرے۔ اویس قرنی کے لئے بسا اوقات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمن کی طرف منہ کر کے کہا کرتے تھے کہ یمن کی طرف سے خوشبو آتی ہے آپ یہ فرمایا کرتے تھے کہ وہ اپنی والدہ کی فرمانبرداری میں بہت مصروف رہتا ہے اور اس وجہ سے میرے پاس بھی نہیں آسکتا۔۔ ایک تو یہ [illegible] نے والدہ کی خدمت میں اس قدر سعی کی کہ پھر یہ قبولیت اور عزت پائی اور ایک وہ ہیں جو پیسہ پیسہ کے لئے مقدمات کرتے ہیں اور والدہ کا نام ایسی بری طرح لیتے ہیں کہ رذیل قومیں چوہڑے چمار بھی کم لیتے ہونگے۔۔ ایسے نمونے سے دوسرے کو ٹھوکر لگتی ہے اور وہ اعتراض کرتے ہیں کہ ایسے لوگ بیٹے ہو کر ماں باپ تک کی عزت نہیں کرتے"

عروجِ احمدیت اور حضرت مصلح موعودؓ

سیدنا حضرت محمود المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی کشفی آنکھ نے مستقبل کے اُفق پر رونما ہونے والے انقلاب اسلامی کا جو روح پرور نظارہ دیکھا اس کی ایک جھلک حضور ہی کے قلم مبارک سے ہدیہ قارئین کی جاتی ہے۔ ع یہ قضا وہ ہے جو بدلے گی نہ تدبیروں سے

(دوست محمد شاہد)

ساری دنیا لوائے احمدؐ کے نیچے پناہ لیگی

"ہم اپنی روحانی آنکھوں سے وہ چیز دیکھ رہے ہیں جو دنیا کو نظر نہیں آتی ہم اپنی کمزوریوں کو بھی جانتے ہیں ہم مشکلات بھی جانتے ہیں جو ہمارے رستہ میں حائل ہیں ہم مخالفت کے اس اتار چڑھاؤ کو بھی جانتے ہیں جو ہمارے سامنے آنے والا ہے ۔۔۔ مگر ان سب دھندلکوں میں سے پار ہوتی ہوئی اور ان سب تاریکیوں کے پیچھے ہماری نگاہ اس اونچے اور بلند تر جھنڈے کو بھی انتہائی شان و شوکت کے ساتھ لہراتا ہوا دیکھ رہی ہے جس کے نیچے ایک دن ساری دنیا پناہ لینے پر مجبور ہوگی یہ جھنڈا خدا کا ہوگا یہ جھنڈا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوگا"

(الفضل ۵ مئی سنہ ۱۹۴۹ء صفحہ ۵)

شاندار اسلامی تمدن کا قیام ہوگا

"جب احمدیت کے ذریعہ سے اسلامی تمدن تمام دنیا میں قائم کر دیا گیا اور اسلامی حکومتیں اقطار عالم پر چھا گئیں تو یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ دوسرے مذہبوں والے کہیں گے کہ اب اس کا مقابلہ نہیں ہو سکتا لِیَغِیْظَ بِھِمُ الْکُفَّارَ مگر جو عنید اور شدید دشمن ہونگے وہ اس انقلاب کو دیکھ ہی مر ہی جائیں گے"

(انقلاب حقیقی ص ۱۱۰۔ لیکچر ۱۹۳۷ء)

انگریز اسلام کی غلامی میں آئینگے

"ہم انگریزی قوم کو عارضی طور پر مسلمانوں پر غالب دیکھتے ہیں مگر مستقل طور پر اسے اسلام کا غلام بھی دیکھ رہے ہیں۔"

(مشعل راہ طبع دوم ص ۵۵ فرمودہ ۵ اپریل ۱۹۳۸ء)

احمدی۔ دنیا کے عالمی قائد

"صحیح معنوں میں احمدی وہی ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ احمدیت کے دنیا میں غالب آجانے کے معنے یہ ہیں کہ یورپ، امریکہ، جاپان، چین غرضیکہ دنیا کے ہر ملک کے بڑے بڑے مؤرخ، فلاسفر، سائنسدان لائے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ یہ تمہارے شاگرد ہیں ان کو پڑھاؤ اور پھر اس کے لئے تیاری کرتے ہیں"

(الفضل ۱۱ اپریل سنہ ۱۹۴۳ء ص ۳)

سب سے اونچا تخت غلامان محمدؐ کیلئے

"ہر ایک کو موت نظر آرہی ہے اور صرف ہم کو زندگی دکھائی دے رہی ہے کیونکہ ہمارے متعلق ہی کہا گیا ہے آسمان سے کئی تخت اترے پر تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا"

(خطبات محمود جلد اول ص ۱۰۹)

"غلام احمد کی جے" کے فلک شگاف نعروں سے دنیا گونج اٹھے گی

"ابتلا آئیں گے اور سخت آئیں گے گالیاں دی جائیں گی ہندو بھی مخالفت میں مسلمانوں کے ساتھ شامل ہو جائیں گے مگر اللہ تعالیٰ احمدیت کو فتح دے گا۔ حتیٰ کہ مخالف بھی پکار اٹھیں گے۔ غلام احمد کی جے"

(الفضل ۱۷ جون ۱۹۳۵ء ص ۴)

کمزوروں کے ہاتھوں فتح ہوگی

"خدا کے فضل سے یہ سلسلہ ان مشکلات سے نکلے گا اور انہی کے ہاتھ سے خدا تعالیٰ فتح و نصرت دے گا جو آج کمزور سمجھے جاتے ہیں اور جو واقعہ میں کمزور ہیں بھی۔ دیکھو بہادر جرنیل وہی سمجھا جاتا ہے جو معمولی سپاہیوں کو لیتا اور ان کے ذریعہ عظیم الشان کام کر کے دکھاتا ہے میں اپنے لئے نہیں کہتا کہ یہ سلسلہ خدا کا سلسلہ ہے اس لئے جس کے سپرد بھی خدا تعالیٰ اس سلسلہ کا انتظام کرے گا اُسے ایسی قوت اور طاقت بخشے گا کہ آج کمزور نظر آتے ہیں انہی کے ہاتھوں فتح ہوگی"

(منہاج الطالبین ص ۱۹ لیکچر ۱۹۲۵ء)

"بے شک تم اپنے آپ کو مٹی کا ایک ڈلا تسلیم کر لو۔ مگر یہ مٹی کا ڈلا خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں آچکا یا آنے والا ہے اور جب یہ ڈلا خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں آئے گا۔ تو دنیا کے بڑے بڑے قلعے اس سے پاش پاش ہو جائیں گے ان کی اینٹیں بھی نہیں ملیں گی ان اینٹوں کی مٹی بھی نہیں ملے گی"

(رپورٹ مشاورت ۱۹۴۳ء ص ۳۱)

یدخلون فی دین اللہ افواجا کا منظر

"ہماری جماعت کی ترقی کا زمانہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے قریب آگیا ہے اور وہ دن دور نہیں جب کہ افواج در افواج اس سلسلہ میں داخل ہونگے مختلف ملکوں سے جماعتوں کی جماعتیں داخل ہوں گی اور وہ زمانہ آتا ہے کہ گاؤں کے گاؤں اور شہر کے شہر احمدی ہونگے۔۔۔ دیکھو میں آدمی ہوں اور جو میرے بعد ہوگا وہ بھی آدمی ہی ہوگا جس کے زمانہ میں فتوحات ہونگی"

(انوار خلافت ص ۱۱۰ و ۱۱۱۔ لیکچر فرمودہ ۲۹ دسمبر ۱۹۱۵ء)

اسلامی انقلاب کو روکنے والی حکومتیں تباہ ہونگی

"میں ایسے شخص کو جس کو خدا تعالیٰ خلیفہ ثالث بنائے ابھی سے بشارت دیتا ہوں کہ اگر وہ خدا تعالیٰ پر ایمان لاکر کھڑا ہو جائے گا۔ تو منّان، وہاب اور پیغامی کیا چیز ہیں اگر دنیا کی حکومتیں بھی اس سے ٹکر لیں گی تو وہ ریزہ ریزہ ہو جائیں گی"

(خلافت حقہ اسلامیہ ص ۱۸ تقریر فرمودہ ۲۷ دسمبر ۱۹۵۶ء)

مغربی اور غیر اسلامی تہذیبیں پاش پاش ہو جائینگی

"اس ربوہ میں سے وہ لوگ نکلیں گے جو واشنگٹن اور نیویارک اور لندن اور پیرس کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے۔۔۔ تمہارے لئے خدا تعالیٰ نے یہ وعدے کر دیئے ہیں بشرطیکہ تم استقلال کے ساتھ اور ہمت کے ساتھ اسلام کی خدمت کے لئے تیار رہو اگر تم اپنے وعدوں پر پورے رہو اگر تم اپنی بیعت پر قائم رہو تو خدا تعالیٰ نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تاج تم چھین کے لاؤ گے اور تم پھر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر رکھو گے"

(تقریر فرمودہ ۲۷ دسمبر ۱۹۵۴ء
مطبوعہ الفضل ۲۸ اکتوبر ۱۹۵۵ء ص ۵)

ربنا واتنا ما وعدتنا
علیٰ رسلک ولا تخزنا
یوم القیامۃ انک لا
تخلف المیعاد۔

آمین یا رب العالمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صوبہ سندھ میں تحریک جدید کے معاونین خصوصی

ایکہزار روپیہ سالانہ یا اس سے زائد قربانی پیش کرنیوالے مجاہدین کی فہرست

ضلع حیدر آباد

مکرم چوہدری نعمت اللہ صاحب حیدر آباد
" " نعمت اللہ صاحب جتوئی "
" " نصیر احمد صاحب "
" ڈاکٹر عقیل بن عبد القادر صاحب "
" چوہدری مرزا خان صاحب معہ برادران "
" " مقبول احمد صاحب لاہینی
" " غلام قادر صاحب منجانب والد مرحوم
" ڈاکٹر اقبال احمد صاحب چمبڑ
" " عبد المنان صاحب "
" بشیر احمد صاحب بنگالی گلارچی
" شیخ آفتاب احمد صاحب بدین

ضلع میر پور خاص

مکرم چوہدری نور احمد صاحب میر پور خاص
" " عبد الکریم صاحب "
" " احسان اللہ صاحب نبی سر روڈ
" " محمود احمد صاحب طارق آباد
" " فضل احمد صاحب فضل آباد
" " مبارک احمد صاحب نصرت آباد
" " بشیر احمد ۔ لطیف احمد ۔ سعید احمد
صاحبان نصرت آباد
مکرم چوہدری محمد اقبال صاحب ابراہیم آباد
" " فضل کریم صاحب کنری
" " محمد اسماعیل صاحب خالد احمد آباد
" امتیاز الحق صاحب پسر ڈاکٹر احتشام الحق
صاحب محمد آباد سٹیٹ

ضلع سکھر

مکرم چوہدری محمد شریف صاحب
فضل عمر ماڈل فارم
مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب "
" " محمد اسماعیل صاحب "

ضلع سانگھڑ

مکرم صوبیدار نور محمد صاحب

ضلع لاڑکانہ

مکرم علی انور صاحب اڈرو ۔ امیر جماعت احمدیہ
مکرمہ صالحہ انور صاحبہ اہلیہ مکرم علی انور صاحب
اڈرو امیر جماعت احمدیہ

ضلع نواب شاہ

مکرم حاجی عبد الرحمٰن صاحب باندھی
" چوہدری عبد الرزاق صاحب بھریا روڈ
" ڈاکٹر عبد القدوس صاحب نواب شاہ
" " عبد القدیر صاحب قاضی احمد
" حاجی کریم بخش صاحب قمر آباد
" ڈاکٹر فقیر محمد صاحب "

نوٹ :۔ کراچی کی فہرست انشاء اللہ تعالیٰ الگ طور پر شائع ہوگی۔ سندھ کے باقی اضلاع میں کوئی معاون خصوصی ہمیں حاصل نہیں ہوا۔
اضلاع دادو ۔ جیکب آباد وغیرہ کی جماعتوں کے دردمند عہدیداران حضرات اس سلسلہ میں بھرپور سعی فرمائیں۔
(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

انصار کے نقشِ قدم پر

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :۔

"جب ہم انصار کی تاریخ کو دیکھتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں نے ایسی قربانیاں کی ہیں کہ اگر آپ لوگ جو انصار اللہ ہیں۔ ان کے نقشِ قدم پر چلیں تو یقیناً اسلام اور احمدیت دُور دُور تک پھیل جائے۔"

پس تمام اراکین انصار اللہ اپنی قربانیوں کا جائزہ لیں اور اپنا چندہ انصار اللہ بروقت ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ جزاکم اللہ

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ضروری اعلان

ماہ ہجرت (مئی) میں مطالعہ کے لئے کشتی نوح مقرر کی گئی ہے۔ قائدین مقامی اس کتاب کو منگوا کر خدام میں تقسیم فرما دیں۔ اور آخر ماہ میں امتحان لیکر مرکز کو آگاہ کریں۔
کتاب دفتر خدام الاحمدیہ سے دستیاب ہے۔ قیمت ایک روپیہ۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اعلان نکاح

مکرم بشیر احمد خان صاحب ولد ملک عبد الجبار خانصاحب امیر جماعت احمدیہ ٹوپی تحصیل صوابی ضلع مردان کا نکاح مسماۃ طیبہ خانم صاحبہ بنت ہدایت اللہ خانصاحب سکنہ ترنگ زئی تحصیل چارسدہ ضلع پشاور کے ساتھ بعوض مبلغ دو ہزار روپیہ حق مہر مورخہ ۲۹/۴/۷۴ کو مولانا محمد الطاف خان صاحب نے جماعت احمدیہ پشاور محلہ گل بادشاہ جی میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو طرفین کے لئے مبارک کرے۔ آمین۔

(محمد الیاس کراکری مرچنٹ نیا بازار ٹوپی تحصیل صوابی ضلع مردان)

دعائے مغفرت

خاکسار کی ممانی اہلیہ صاحبہ میر فضل الدین صاحب بتاریخ ۱۶/ اپریل کراچی میں اپنے بڑے بیٹے عزیزی کریم الدین صاحب شاد کے گھر پر عارضہ قلب کی وجہ سے اچانک وفات پا گئی ہیں۔ مرحومہ کا جنازہ موصیہ ہونے کی وجہ سے ربوہ لایا گیا جہاں نماز جنازہ کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

مرحومہ بڑی ہی خوش خلق، ہنس مکھ اور ملنسار اور مہمان نواز تھیں اور اپنے بچوں سے بے حد پیار کرنے والی عورت تھیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے کر اپنے قرب میں جگہ دے اور مغفرت فرما کر اپنی رحمت کی چادر میں ڈھانپ لے اور لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

(خاکسار دعا کا محتاج ریاض چوہدری۔
صدر حلقہ مغل آباد راولپنڈی)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔
(مینیجر)

نور کاجل کے متعلق ضروری اطلاع

موجودہ ہوش ربا گرانی کے پیش نظر ہمیں مجبوراً نور کاجل کی قیمت میں اضافہ کرنا پڑا ہے۔ یکم مئی سے نور کاجل خورد شیشی ۵۰ پیسے اور کلاں شیشی ۵۰/۱ روپیہ فروخت ہوگی۔

خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ
فون نمبر ۵۳۸

"دانتوں کی حفاظت" کا رسالہ بذریعہ خط
مفت منگوائیے
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ
فون نمبرز ۶۰۶ ، ۶۰۷

اعلان دار القضاء

مکرم عبد الستار بدر صاحب آرہ مشین فیکٹری ایریا ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم ٹھیکیدار بدر الدین صاحب وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ ۳/۴ واقع محلہ دار الصدر رقبہ دو کنال مشترکہ طور پر والد صاحب مرحوم اور ٹھیکیدار محمد الدین صاحب کے نام الاٹ ہے۔ اسی طرح قطعہ ۵/۴ واقعہ فیکٹری ایریا ربوہ رقبہ ۲ کنال ۱۳ مرلے ۱۱۳ مربع فٹ مشترکہ طور پر ٹھیکیدار بدر الدین صاحب مرحوم اور خاکسار کے نام الاٹ ہے۔ خاکسار کا حصہ اس میں دس مرلہ کا ہے۔

میرے علاوہ مرحوم کے مندرجہ ذیل وارثان بھی ہیں :۔
(۱) عبد الغفار احمد صاحب بدر۔ (۲) عبد السلام صاحب مبشر۔ (۳) بشیر احمد صاحب سالک۔ (۴) شریف احمد صاحب اشرف۔ (۵) سعید احمد صاحب بدر۔ (۶) مسعود احمد صاحب بدر پسران۔ (۷) نسیم بدر صاحبہ دختر۔

ہم تمام بہن بھائیوں نے متفقہ طور پر پلاٹس مذکورہ بالا میں سے مرحوم کا حصہ تقسیم کر لیا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ نقشہ کے مطابق جو وارثان نے باہمی مشورہ پر تیار کیا ہے پلاٹس مذکورہ بالا میں سے مرحوم کا حصہ مشترکہ طور پر تقسیم کرنے کا فیصلہ صادر فرما دیں۔
اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ سیکنڈری سکول فومینا (غانا) کا سنگِ بنیاد

احمدیہ سیکنڈری سکول فومینا (غانا) نصرت جہاں کی طرف سے غانا میں کھولے جانے والے چھ سکولوں میں سے ایک ہے۔ اِس سکول کی ابتداء ستمبر ۱۹۷۰ء میں ہوئی تھی۔ اس سکول کے پرنسپل مکرم کمال الدین صاحب ایم۔اے ہیں جو کہ انتہائی محنت سے اِس سکول کو چلا رہے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ سکول اب اپنے پاؤں پر کھڑا ہو چکا ہے۔ عمارت کی تعمیر کے لئے حکومتِ غانا نے ایک سو ایکڑ اراضی عطیہ کے طور پر جماعتِ احمدیہ کو دی تھی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تعمیر کے لئے ایک لاکھ روپیہ کی منظوری عطا فرما دی ہوئی ہے۔

حال ہی میں اِس سکول کا سنگِ بنیاد رکھا گیا ہے۔ مکرم کمال الدین صاحب پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول فومینا اپنے خط محررہ ۳۱/۳/۷۴ میں اِس تقریب کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"حضور پُر نور کی خدمت میں مؤدبانہ عرض ہے کہ آج حضور کی مشفقانہ دعاؤں کی اور توجہ کی بدولت خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ سیکنڈری سکول فومینا کی نئی عمارت کا سنگِ بنیاد انتہائی کامیاب تقریب کے بعد محترم امیر صاحب غانا نے رکھا۔ اِس تقریب پر دُور و نزدیک سے احمدیہ جماعتیں ان کے ELDERS اور ممبران کثیر تعداد میں تشریف لائے اور ADANSI سٹیٹ کے پیراماؤنٹ چیف جو سٹیٹ پبلشنگ کارپوریشن کے چیئرمین ہیں اور موجودہ فوجی حکومت کے TRADITIONAL معاملات کے مشیر بھی ہیں نے صدارت کے فرائض سر انجام دیئے اور اپنی جیب سے مبلغ ۲۰۰/- سڈیز اور اپنی کونسل کی طرف سے ۱۰۰۰/- سڈیز اور چھوٹے چیفوں کی طرف سے ۲۰۰/- سڈیز (۸۰۰۰/- روپے) بطور عطیہ کے سکول کو دیئے۔ اس موقع پر ہر فرد نے بھی سکول کو عطیہ دینے میں حصہ لیا۔ اس میں وہ افراد بھی شامل ہیں جو صرف ایک ایک شلنگ ہی دے سکے۔ بہرحال سب چھوٹے بڑے عطیہ جات ملا کر کل رقم دو ہزار اور دو صد سڈی کے قریب جمع ہوئی (یعنی قریباً ۱۷،۶۰۰/- روپے) فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

حضور کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ حضور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عاجز کی حقیر کوششوں میں برکت ڈالے اور محض اپنے فضل سے تمام مشکلات کو دُور کرتے ہوئے کامیاب فرماوے اور سکول کی زیادہ سے زیادہ اور جلد سے جلد کامیابی کے سامان مہیا فرمائے۔ آمین۔"

(مرسلہ:۔ سیکرٹری مجلس نصرت جہاں۔ ربوہ)

قرآن مجید کا پہلا دَور مکمل ہونے پر دعائیہ تقریب

میری پوتی عزیزہ عطیہ صادقہ بنت عزیزم مولوی عطاء المجیب صاحب راشد ایم۔اے سابق مبلغ انگلستان نے گزشتہ دنوں قرآن مجید کا پہلا دَور مکمل کیا۔ ۲۵ر اپریل کو اس پر دعا کے لئے آمین کی تقریب ہوئی۔ عزیزہ کی والدہ محترمہ قانتہ شاہدہ صاحبہ ایم۔اے پروفیسر جامعہ نصرت نے حضرت سیدہ اُمّ متین صاحبہ مدظلہا کو نیز دیگر چند خواتین اور بچوں کو گھر پر مختصر دعوت دی۔ چائے نوشی کے بعد حضرت سیدہ مدظلہا نے بچی سے پیار کرتے ہوئے اس کے لئے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ اسے قرآنی علوم سے بہرہ ور کرے۔ آمین۔

احباب سے درخواست ہے کہ وہ بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ عطیہ صادقہ کو عالمہ و عارفہ اور خادمۂ دین بنائے۔

اللّٰھم آمین

خاکسار ابوالعطاء

فضلِ عمر درس القرآن کلاس کے متعلق ضروری اعلان

اِس سال سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فضلِ عمر درس القرآن کلاس کے لئے مرکز میں ۱۵ر احسان سے ۶ر وفا ۱۳۵۳ ہش (مطابق ۱۵ر جون سے ۶ر جولائی ۱۹۷۴ء) تک تین ہفتوں کی منظوری عطا فرمائی ہے۔

یہ کلاس جماعتی انتظام کے ماتحت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیرِ نگرانی قرآن مجید پڑھانے کے لئے ہر سال جاری ہوتی ہے۔ اس میں جملہ جماعتوں کے نمائندے شریک ہونے لازمی ہیں۔ امراء کرام، صدر صاحبان اور مربیانِ سلسلہ تمام احباب میں تحریک فرمائیں کہ ہر جماعت کے مناسب نمائندے شامل ہو کر استفادہ کریں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن))

"سب نبی موت کے دامن میں جا سوئے"

چند دن ہوئے خاکسار تاریخ اسلام از رشید اختر ندوی صاحب کا مطالعہ کر رہا تھا جو کہ "طلوعِ اسلام" کے نام سے "تاج کمپنی لمیٹڈ قرآن منزل لاہور" کی شائع کردہ ہے۔ اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کا ذکر کرتے ہوئے فاضل مؤلف نے تحریر کیا ہے کہ:۔

"مگر صدیق رضؓ با ہوش عشاق میں سے تھے۔ انہوں نے فاروق رضؓ کے ہاتھ سے تلوار چھین لی اور منبر پر کھڑے ہو کر قرآن کی یہ آیت پڑھی:۔
محمدؐ سے پہلے جو نبی آئے وہ سب موت کے دامن میں جا سوئے، محمدؐ بھی موت کے دامن میں سو سکتے ہیں!"

(طلوعِ اسلام حصہ اوّل صفحہ ۲۳۳)

اِس حوالہ سے ظاہر ہے کہ رشید اختر ندوی صاحب کے نزدیک بھی بموجب قرآنی آیت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے کے تمام نبی فوت ہو چکے ہیں جن میں بلاشبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی شامل ہیں۔

(جمیل الرحمٰن رفیق۔ ربوہ)

محترمہ زینب بی بی صاحبہ اہلیہ محترم چوہدری بشیر احمد صاحب داتا زید کا وفات پا گئیں

میری ہمشیرہ عزیزہ مکرمہ زینب بی بی اہلیہ عزیز مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ حلقہ داتا زید کا بتاریخ ۲۰ ر ماہِ شہادت ۱۳۵۳ ہش (مطابق ۲۰ر اپریل ۱۹۷۴ء) بروز ہفتہ ربوہ میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ کو بغرض علاج ربوہ لے جایا گیا تھا۔ محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر اور محترم ڈاکٹر قریشی لطیف احمد صاحب نے بہت توجہ اور ہمدردی سے علاج کیا تاہم اللہ تعالیٰ کی مشیّت پوری ہوئی۔ انّا للہ و انّا الیہ راجعون۔

بعد نماز عصر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور قبر تیار ہونے پر محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل تحریکِ جدید نے دعا کرائی۔

مرحومہ ۱/۳ حصہ جائداد کی موصیہ تھیں لہٰذا مقبرہ بہشتی ربوہ میں تدفین ہوئی۔

مرحومہ حضرت چوہدری غلام محمد صاحب مرحوم صحابی سابق امیر جماعت احمدیہ حلقہ پوہلا مہاراں ضلع سیالکوٹ کی بیٹی اور حضرت چوہدری عبد اللہ خان صاحب مرحوم صحابی سابق امیر جماعت احمدیہ حلقہ داتا زید کا ضلع سیالکوٹ کی بڑی بہو تھیں۔

ان کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے جماعتِ احمدیہ کے بزرگان اور بہن بھائیوں سے دعا کی درخواست ہے۔

(فیض احمد امیر جماعتِ احمدیہ حلقہ پوہلا مہاراں ضلع سیالکوٹ)

درخواستِ دُعا

میرے چچا مکرم چوہدری ظفر احمد صاحب کاہلوں دار الصدر شمالی ربوہ بعارضہ دردِ گردہ بیمار ہیں۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(چوہدری) افضال احمد باجوہ
دار الصدر شمالی ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴